65683- کافرہ بیوی اولاد کے سامنے شراب نوشی کرتی ہے اور طلاق کی صورت میں اولاد کو ساتھ لے جانے کا خدشہ ہے

سوال

میں نے ایک عیسائی عورت سے شادی کر رکھی ہے اور اس سے میرے دو بچے بھی ہیں، ایک رمضان المبارک کے مہینہ میں ایسا ہوا کہ میں افطاری کر رہا تھا کہ کھانے کے دوران میری بیوی نے شراب نوشی شروع کردی، اور میں اسے اس سے نہ روک سکا، کیونکہ اگر میں روکنے کی کوشش کرتا تو وہ طلاق کا مطالبہ کرتی اور ہوسکتا ہے طلاق کی صورت میں بچوں کی پرورش کا حق بھی حاصل کرلیتی، اس طرح میرے لیے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم دین مشکل ہوجاتا.

میرا سوال یہ ہے کہ کیا رمضان المبارک میں جب وہ شراب نوشی کرے اور اس کے خاندان والے شراب نوشی کریں تو کیا میرے لیے ان کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے، حالانکہ میں شراب نوشی نہیں کرتا ؟

پسندیدہ جواب

جواب :

اگرچہ کتابی عورت (یعنی یہودی اور عیسائی) سے
شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس میں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے بڑا
خطرہ اولاد کے دین کا ہے کیونکہ وہ عورت اپنے خاوند کی اولاد کو دین اسلام سے دور
لے جانے کی کوشش کریگی، اور خاص کر جب وہ غیر مسلم ملک میں بستی ہو تو قانون بھی
اس کے ساتھ ہے.

جب بچے ماں کو شراب نوشی کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ
اولاد کو کیسے مطمئن کرسکتے ہیں کہ شرام نوشی حرام ہے !!

اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی
کتابی عورت سے شادی کرے تو وہ اسے شراب نوشی سے روکے گا، اور خنزیز کا گوشت کھانے
سے بھی منع کرے گا، شافعی اور حنبلی حضرات کے جمہور فقہاء کا مسلک یہی ہے، اور
احناف کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے.

احناف کی کتاب : البحر الرائق " میں بعض
احناف سے منقول ہے کہ :

"مسلمان خاوند کو حق حاصل ہے وہ اپنی ذمی
بیوی کو شراب نوشی سے بالکل اسی طرح روکے گا جس طرح وہ اپنی مسلمان بیوی کو پیاز
اور لہسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہو تو وہ مسلمان بیوی کو ایسا کرنے
سے روک سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر مخفی نہیں " انتہی

دیکھیں : البحر الرائق (111/3).

اور شافعیہ کی کتاب "مغنی المحتاج "
میں درج ہے :

"نان و نفقہ اور تقسیم وطلاق کے مسائل میں
منکوحہ کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بحیض و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا
جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے
نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : مغنی المحتاج (314/4).

اور حنابلہ کی کتاب " الانصاف "میں
درج ہے :

"ذمی عورت کو نشہ آور اشیاء اور نشہ کرنے
سے روکا جائیگا، صحیح مسلک یہی ہے کہ جب نشہ آور نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا
جائیگا (امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے) اور امام احمد سے ایک روایت
میں ہے کہ : اسے مطلقا روکا جائیگا.

اور الترغیب میں ہے : خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح
منع کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : الانصاف (352/8).

مالکیہ کہتے ہیں کہ :

"خاوند کو حق نہیں کہ وہ کتابی بیوی کو
شراب نوشی کرنے اور خنزیر کھانے سے روکے "

دیکھیں : التاج والاکلیل (134/5).

اگر آپ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے شراب نوشی
کرنے سے نہیں روک سکتے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کر دے اور اولاد کو لے کر چلتی
بنے، تو اس صورت میں آپ کو اپنی بیوی پر واضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت
اور حسن سلوک کا تقاضہ اور خاوند بیوی کے مابین بہتر اور اچھے تعلقات یہی ہو سکتے
ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو.

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے تو پھر آپ
کو چاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتکب ہو رہے ہوں تو آپ ان کے ساتھ مت بیٹھیں، بلکہ
وہاں سے اٹھ جائیں، اس برائی سے انکار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{یقیناتم پر
کتاب قرآن مجید میں یہ نازل کیا گیا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر
ہوتا سنو اور ان سے استہزاء و مذاق ہوتا ہوا سنو تو ان کے ساتھ اس وقت تک مت بیٹھو
جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، اگر تم بیٹھو گے تو پھر تم بھی
انہیں جیسے ہو گے، یقینا اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو اکٹھے جہنم میں جمع کرنے
والا ہے}** النساء (140).

جو شخص ہاتھ سے برائی کو نہ روک سکتا ہو اس کے
لیے قاعدہ اور اصول یہی ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو وہ اس جگہ سے اٹھ جائے
وگرنہ وہ بھی گناہ میں مجرم کے ساتھ برابر کا شریک ہو گا.

آپ کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس بیوی
کو دین اسلام کی دعوت کی ہر ممکن کوشش کریں، اور اپنے اخلاق و اعمال کے ساتھ اس کے
ہاں دین اسلام کی محبت پیدا کریں.

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کی ہدایت کے لیے
زیادہ سے زیادہ دعا کریں، کیونکہ دعا بہت عظیم ہتھیار ہے، ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ
و تعالی اسے اور اس کے خاندان والوں کو آپ کے ہاتھ پر ہدایت نصیب فرما دے.

واللہ اعلم